ہوا،اور ختم نبوت کے اس پروانے کا جسد خاکی مدینہ منورہ پہنچایا گیا جس کے تحفظ اور عقیدے کا پیغام زندگی بھر آپ نے شہر شہر،قریہ قریہ بلکہ افریقہ کے صحراؤں تک پہنچایا۔ماشاء اللہ موت بھی اس مسافر حق کو اس صورت آئی کہ آپ ختم نبوت کے پیغامبر کی حیثیت سے حالتِ سفر میں تھے۔چنانچہ پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا کے مصداق آپ کا جسدِ اطہر جمعرات کی رات کو پہنچ گیا اور صبح مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد جنت البقیع میں اس ختم نبوت کے سچے داعی،امین،مبلغ،عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم،اہل بیت کرامؓ کی کہکشاؤں اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے ماہ پاروں کے جھرمٹ سے مرصع مبارک قبرستان میں ہزاروں علماء،صلحاو معتمرین کے ہاتھوں سپردِ خاک کردیئے گئے،وہ جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے لئے پہلے ہی اپنی زندگیاں نچھاور کی تھیں،عجب نہیں کہ رحمت للعالمین شفیع المذنبین آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بڑھ کر اپنے قابل فخر غلام کا استقبال بڑے پرتپاک سے کیا ہوگا اور انہیں ابدی مسرتوں اور سرمدی لذتوں کی بشارت دی ہوگی۔ ع خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔دارالعلوم حقانیہ آپ کے پسماندگان اور انٹرنیشنل تحریک ختم نبوت کے عہدیداروں کے ساتھ اس غم میں برابر کا شریک ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق اعظمیؒ کی رحلت

ہندوستان سے اس اندوہناک حادثہ کی خبر نے پاکستان کے دینی حلقوں اور مدارس کے علماء وطلباء کو حزن وغم میں ڈبو دیا کہ ام المدارس دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق اعظمیؒ بھی طویل علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔آپ بلند پایہ محدث،بہترین مدرس اور مستجاب الدعوات اکابرین میں سے تھے،آپ سادہ مزاج،متواضع اور منکسر المزاج انسان تھے،حضرت دارالعلوم دیوبند کی مسند حدیث پر تقریباً ۴۳ برس تک رونق افروز رہے اور بھی کئی اہم دیگر مدارس میں اپنی شاندار تدریسی خدمات سرانجام دیں۔اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت قبولیت اور ہردلعزیزی عطا فرمائی تھی،۱۱اپریل ۲۰۰۱ء کو دارالعلوم دیوبند کے اعلیٰ سطحی وفد کے ہمراہ جامعہ حقانیہ بھی تشریف لائے تھے،اس وفد میں امیر جمعیت علماء ہند حضرت مولانا اسعد مدنیؒ،دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حضرت مولانا مرغوب الرحمانؒ،حضرت مولانا محمد عثمان،حضرت مولانا نعمت اللہ اعظمی صاحبان بھی ہمراہ تھے۔آپ نے جامعہ حقانیہ کے دارالحدیث میں طلباء کا اجازت حدیث بھی عطا فرمائی تھی۔دارالعلوم حقانیہ میں ان کی وفات پر تعزیتی اجتماع اور قرآن خوانی کی گئی۔